اللہ اکبر

السمٰوٰت والارض مثل نورہ کمشکوٰۃ فیہا

مصباح

زنانہ اخبار — مہینے میں دو بار

جلد ۵ — نمبر ۴

۱۵ - فروری ۱۹۳۰ء — ۱۵ - رمضان المبارک ۱۳۴۸ھ

چندہ سالانہ ۲ روپے ۸ آنے

ایڈیٹر: قاضی محمد ظہور الدین - اکمل

قادیان دارالامان سے ہر ماہ کی یکم و پندرہ کو شائع ہوتا ہے

فہرست مضامین

مضمون	صفحہ	مضمون نگار
قرآن شریف تدبر سے پڑھو	۳-۵	محترمہ حسن زمانی صاحبہ دہلی
رسول کریم کا تعلق باللہ	۵-۶	سیدہ محمودہ بیگم منٹگمری
عیادت مریض	۷	محترمہ امۃ الحمید اسحٰق قادیان
دعا	۸	رضیہ بنت بابو فخر الدین صاحب "
جھوٹ	۹/۱۰	زینت پیر محمد شاہ منٹگمری
ایاز کی فرمانبرداری	۱۱	محترمہ قانتہ بیگم پشاور
شکر گزاری / عورت کے عمدہ اوصاف	۱۲/۱۳	اصغری بیگم شیخ عبدالمالک امرتسر
حلم	۱۳	عائشہ صدیقہ قادیان
رسمیں	۱۴/۱۵	آر - ایس مس عبدالغنی علیگڑھ
رپورٹ ہائے لجنات / امۃ الحی لائبریری	۱۶/۱۷	
اپنے مولیٰ سے	۱۸	سیدہ فضیلت سیالکوٹ

معبودِ برحق

یہی معبود برحق ہے جسے جبّار کہتے ہیں
یہی معبود برحق ہے جسے غفّار کہتے ہیں
یہی معبود برحق ہے کہ جو عالی و خالق ہے
یہی معبود برحق ہے کہ جو معبود کُل ہووے
یہی معبود برحق ہے کہ مذکورِ زباں ہووے
یہی معبود برحق ہے کہ احساں اسکا بالا ہے
یہی معبود برحق ہے مرا ایمان اس پر ہے
یہی معبود برحق ہے امانت اس سے جاری ہے
نہیں طاقت سوا اسکے بدی سے باز رہنے کی
وہی معبود برحق ہے عبادت اسکی شایاں ہے
وہی معبود برحق ہے صداقت اور ایماں سے
وہی معبود برحق ہے کرو سب بندگی اس کی
وہی معبود برحق ہے کہ قبل از کُل وجود اس کا
وہی معبود برحق ہے کہ ہے جس کو بقا دائم
وہی معبود برحق ہے کہ عظمت میں وہ اعلیٰ ہے
وہی معبود برحق ہے کہ اکرم ہے کریموں سے
وہی معبود برحق ہے کہ گمراہوں کا ہادی ہے
وہی معبود برحق ہے پنہ ہے داد خواہوں کی
وہی معبود برحق ہے کہ خیر الناصرین وہ ہے
وہی معبود برحق ہے کہ خیر الوارثین وہ ہے
وہی معبود برحق ہے کہ خیر الرازقین وہ ہے

یہی معبود برحق ہے جسے قہّار کہتے ہیں
یہی معبود برحق ہے جسے ستّار کہتے ہیں
یہی معبود برحق ہے جو رات اور دن کا خالق ہے
یہی معبود برحق ہے کہ جو مسجودِ کُل ہووے
یہی معبود برحق ہے کہ معروفِ جہاں ہووے
یہی معبود برحق ہے کہ احساں کرنے والا ہے
یہی معبود برحق ہے کہ اطمینان اس پر ہے
اسی کی پاک امانت سے میسّر دینداری ہے
وہی توفیق دیتا ہے کلامِ نیک کہنے کی
وہی معبود برحق ہے کہ حق اس کا نمایاں ہے
وہی معبود برحق ہے میں کہتی ہوں دل و جاں سے
ہماری بندگی کرنے میں ہے خورسندگی اسکی
وہی معبود برحق ہے کہ بعد از کُل نمود اس کا
فنا اور موت سب کو ہے نظر آتے ہیں جو قائم
وہی معبود برحق ہے کہ فضل و حلم والا ہے
وہی معبود برحق ہے کہ ارحم ہے رحیموں سے
گرہ میں باندھنے کی بات ہے جو یہ منادی ہے
اسی کی ذات ہے فریاد رس فریاد خواہوں کی
وہی معبود برحق ہے کہ خیر الحافظین وہ ہے
وہی معبود برحق ہے کہ خیر الحاکمین وہ ہے
وہی معبود برحق ہے کہ خیر الفاتحین وہ ہے

وہی معبود برحق ہے کہ خیر الغافرین وہ ہے
وہی معبود برحق ہے کہ خیر الراحمین وہ ہے

[illegible] بیگم
[illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مصباح

قادیان دارالامان مورخہ ۱۵ فروری ۱۹۳۰ء

قرآن شریف بڑھ پڑھو
اور
علم دینی حاصل کرنیکی خاص توجہ سے کوشش کرو

جہاں تک غور کرنے سے معلوم ہوا ہے۔ عورتوں کی توجہ علم دین حاصل کرنیکی طرف کم ہے۔ اوّل تو علم حاصل کرنیکا زیادہ شوق ہی نہیں کیونکہ ہم دیکھتے ہیں ہمارے سامنے ہندو قوم مسلمانوں کی نسبت بہت زیادہ ترقی کر گئی ہیں۔ حالانکہ مذہبی لحاظ سے انپر علم کا حاصل کرنا فرض نہیں ہے۔ اور مسلمانوں کی نسبت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں العلم فریضۃ علےٰ کل مسلم و مسلمۃ یعنی علم کا حاصل کرنا ہر مسلم مرد و عورت پر فرض ہے۔ شیخ سعدی علیہ الرحمۃ کا قول ہے کہ بے علم نتواں خدا را شناخت۔ یعنی بے علم آدمی خدا کو بھی نہیں پہچانتا۔ غرض علم کا حاصل کرنا فرض قرار دیا گیا ہے۔ اور یہ بھی بتایا گیا ہے کہ خدا کو بھی آدمی علم سے ہی پہچانتا ہے۔ تو ہمارے لئے تو نہایت ہی ضروری ہے۔ کہ ہم علم حاصل کریں۔ بڑے افسوس کی بات ہے کہ حضرت صاحب نے اب کے سالانہ جلسہ پر مستورات میں جو تقریر فرمائی تو اس میں حضور نے فرمایا کہ میں وعظ کر کرکے تھک گیا ہوں۔ مگر تم پر کوئی اثر نہ ہوا۔ اب چاہتا ہوں کہ تم عملی زندگی کی طرف قدم اُٹھاؤ اس لئے حضور نے عورتوں کی ترقی کے لئے یہ تدبیر سوچی ہے کہ میں آئندہ سال میں حضرت صاحبؑ کی کتابوں کا امتحان لونگا تاکہ پتہ لگ جائے کہ تم نے میری نصیحت پر عمل کیا ہے یا نہیں وہ کتابیں شہادت القرآن اور کشتی نوح ہیں۔ ان کی غرض یہ ہے کہ کسی طرح عورتوں کو بھی علم کی طرف توجہ ہو۔ بڑا ہی افسوس ہوگا۔ اب بھی اگر اس طرف توجہ نہ ہوئی ؃

بہنو! اس بیش قیمت کتاب کی قدر کرو۔ اور اس سے فائدہ اُٹھاؤ بڑے افسوس کی بات ہے کہ مسلمان کہلاکر احکام شریعت سے پوری واقفیت نہ ہو۔ اس کلام ربانی میں وہ وہ جوہر بھرے ہوئے ہیں جو آجتک ہم نے کسی کتاب میں جو دیکھے نہ سُنے۔ اس مکمّل کتاب میں ہر قسم کا فیصلہ ہے انبیائؑ اور نیک بندوں کے نمونے اور انکا انجام۔ جنّت کی نعمتیں۔ دوزخ کی بُرائیاں حلال و حرام کی تمیز۔ اخلاق فاضلہ حاصل کرنیکی ترکیب۔ سیاست و تمدّن کے اصول اور قواعد۔ قُربِ الٰہی اور معرفت الٰہی کے ذرائع۔ علوم کی فضیلت علم سیکھنے کی تاکید حقیقی نجات حاصل کرنیکی ہدایات، صبر و شکر توکل کی ترغیب ہر قسم کی عبادت کا ذکر۔ غرض کونسی بات ہے۔ جسکے متعلق قرآن شریف سے اس کا فیصلہ نہیں ہے خوش قسمتی ہے

مسلمانوں کی۔ کہ ان کو ایسی بیش قیمت کتاب عطا ہوئی۔ اگر اسکی قدر نہ کی اور اس سے فائدہ نہ اُٹھایا۔ تو بڑے افسوس کی بات ہے۔ دیکھو موجودہ مسلمانوں کو انہوں نے اس سے وہ فائدہ نہ اُٹھایا جو اُٹھانا چاہیئے تھا۔ صرف تعظیم ہی تعظیم ہے۔ قرآن شریف برکت کیلئے گھر میں رکھ چھوڑتے ہیں یا جھاڑ پھونک کے کام آجاتا ہے۔ اگر تلاوت بھی کریں۔ تو طوطے کی طرح۔ ترجمہ کی طرف توجہ ہی نہیں۔ بلکہ بعض جاہل تو کہدیتے ہیں۔ کہ قرآن کا ترجمہ پڑھ کر قادیانی بنتا تھوڑا ہے۔ یعنی اب مسلمانوں کے نزدیک تو ترجمہ پڑھنا ہی ناجائز ہو گیا۔ آہ کیسے اسلام پر دھبہ لگانے والے نام کے مسلمان رہ گئے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا تھا نشان بتایا تھا۔ کہ آخر زمانہ میں جبکہ قرآن ثریا پر چلا جائیگا۔ اسوقت مسیح کا نزول ہوگا۔ تو بالکل درست تھا۔ بہنو! بڑی خوش قسمتی ہے تمھاری۔ کہ اس مبارک سلسلہ میں داخل ہوئیں۔ اور ایسا زمانہ نصیب ہوا۔ جس سے ساری ظلمتیں دور ہو گئیں۔ بہنو! وقت کی قدر کرو۔ اور اس بیش قیمت وقت کو ضائع نہ کرو۔ اب تک احمدی بنکر ہی خوش ہو۔ مگر حقیقی خوشی جب ہی ہو سکتی ہے۔ جبکہ فرائض ادا ہوں صرف احمدی کہلا کر نجات حاصل نہیں ہو سکتی۔ جب تک پیدا عمل نہ ہو۔ اس لئے سخت ضرورت ہے۔ کہ علم دین حاصل کرنے کی خاص توجہ سے کوشش کیجائے۔ اور قرآن شریف کو تدبر سے پڑھا جائے۔ تاکہ پتہ لگے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے ہم کو اس کام کے کرنے کا حکم دیا اور اس کام سے اس نے منع فرمایا ہے (حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے اپنی تقریر میں جو اس جلسہ سالانہ پر حضور نے عورتوں میں فرمائی تھی۔ فرمایا۔ کہ میں نے عورتوں سے سوال کیا۔ کہ تم کسی ایک عورت کا ہی نام بتاؤ جس نے قرآن کریم پر غور کر کے اس کے کسی نکتہ کو معلوم کیا ہو۔) حالانکہ ہمارے سامنے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا نمونہ موجود ہے۔ انہوں نے وہ کام کیئے ہیں جن کے آگے مرد بھی شرمندہ ہو جاتے ہیں۔ پھر رابعہ بصری کو وہ علوم حاصل تھے جس کی عورتوں میں نظیر ملنی مشکل ہے۔ وہ جب بات کرتی تھیں قرآن کریم سے (جس طرح اسوقت مردوں نے دینی خدمت کی۔ اسی طرح عورتوں نے بھی خدمتِ دین میں حصہ لیا۔ گویا آدھا دین مردوں سے اور آدھا دین عورتوں کے ذریعہ پھیلا۔ حدیثوں میں ہم جہاں مردوں کی روایات پڑھتے ہیں۔ وہاں ساتھ ہی عورتوں کی بھی آتی ہیں۔ کیونکہ عورتوں کو عورتیں جس خوبصورتی سے تبلیغ کر سکتی ہیں۔ مرد نہیں کر سکتے۔ بہنو! کونسی بات اُن عورتوں میں زیادہ تھی جو تم میں نہیں ہے۔ سوائے اسکے کہ ان میں دینی غیرت اور فرمانبرداری کا مادہ زیادہ تھا۔ اُنہوں نے وہ فرمانبرداری کی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کو فوراً تسلیم کیا۔ حضورؐ نے فرمایا۔ علم کا حاصل کرنا ہر مُسلم عورت و مرد کا فرض ہے تو مردوں اور عورتوں نے اسپر عمل کیا۔ تمام عورتوں نے علم سیکھنا شروع کر دیا۔ اور اسلام کے پھیلانے کی فکر میں لگ گئیں۔ کلام الٰہی پر غور کر کے نکتے نکالے۔ محنت اور کوشش سے خدمت دین میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ غرض اُنہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پوری اطاعت کی۔ اور ان کے فرمان کو تسلیم کیا۔ خدمتِ دین کیلئے کمر بستہ ہو گئیں۔ مگر ہم اپنی احمدی بہنوں کو دیکھتے ہیں کہ انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس فرمان پر کہ مرد و عورتیں تبلیغ کرنا اپنا فرض سمجھیں۔ مردوں نے

تو اس فرض کو حتی الوسع ادا کر دیا - مگر ہماری بہنوں نے اس طرف بالکل توجہ نہیں فرمائی - تبلیغ میں لوگوں کا بڑا سبب یہ بھی ہے - بہنوں کی توجہ علم دینی کی طرف نہیں ہے - پوری واقفیت نہ ہونے کی وجہ سے جھجک ہے - بہنوں کو چاہیئے خاص توجہ سے علم دین حاصل کریں - اور قرآن شریف کو تدبر سے پڑھیں تاکہ دین کی پوری واقفیت ہو جائے - اور تبلیغ کرنے میں کوئی جھجک نہ رہے ؛ والسلام

راقمہ خاکسارہ حسن نیر مانی بیگم کوٹھی نواب لوہارو - دہلی

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ

رسول کریم رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کا تعلق باللہ

یوں تو دنیا میں جتنے نبی علیہ السلام گذرے ہیں ہر ایک کا تعلق خدا تعالیٰ سے اپنے اپنے رتبہ کے موافق تھا - مگر ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جو عظیم الشان تعلق اللہ تعالیٰ سے تھا - اسکی نظیر نہیں ملتی - آپؐ کا خدا تعالیٰ کے ساتھ جو زبردست اور عظیم الشان تعلق تھا - اسکو کوئی چیز کوئی تکلیف حتیٰ کہ کوئی بڑی سے بڑی طاقت نہ توڑ سکی - اور توڑنا تو الگ رہا بلکہ اسکے اندر ایک ذرہ بھر بھی کمی نہ کر سکی بلکہ آپؐ کا اپنے پیدا کرنیوالے کی طرف مائل ہونا اور اس معاملے میں کسی قسم کی پروا نہ کرنا دن دونی رات چوگنی ترقی کرتا رہا ؛

پھر بعض لوگ ہوتے ہیں - کہ دشمن کا ڈر کر جاتے ہیں یا دوست کا لحاظ کر جاتے ہیں - لیکن آپؐ نہ دشمن کا ڈر کرتے ہیں نہ دوست کا لحاظ - اور نہ ہی خویش و اقربا کی محبت کو اس مضبوط رشتہ میں حائل ہونے دیتے ہیں - اور پورے جوش اور سرگرمی کے ساتھ باوجود سخت مخالفت اور شدید مصائب کے آپؐ آگے بڑھتے جاتے اور ذکر الٰہی اور عبادت میں لگے رہتے ہیں حتیٰ کہ اپنی جان کا خیال بھی نہیں کرتے - چنانچہ قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے -

یا ایہا المزمل قم اللیل الا قلیلا نصفہ او انقص منہ قلیلا - ترجمہ - اے کپڑا اوڑھنے والے یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قیام کیا کرو رات کو مگر تھوڑا آدھی یا کم کرے اس میں سے - آپؐ اتنی عبادت کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے خود فرمایا کہ کم کرو - اس میں سے - چنانچہ آپؐ جب رات کو خدا تعالیٰ کی عبادت میں کھڑے ہوتے تو آپؐ کی پنڈلیاں سوج جاتی تھیں - چنانچہ عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ ایک دفعہ میں بھی آپؐ کے ساتھ نماز پڑھنے کھڑا ہو گیا تو اسقدر تکلیف ہوئی کہ قریب تھا کہ میں نماز توڑ کر بھاگ جاؤں کیونکہ میری طاقت سے باہر تھا کہ زیادہ کھڑا رہ سکوں - حالانکہ وہ آپؐ سے جوان تھے - اور آپؐ خود پانچ اوقات میں امام ہو کر نماز پڑھاتے ؛

خدا تعالیٰ کے ذکر پر آپؐ کو جوش آجاتا تھا اور خدا تعالیٰ کا ذکر اس طریق پر فرماتے تھے کہ سننے والے کا دل پگھل جائے اور خدا تعالیٰ کے احسانات اسکے دل کے سامنے آجائیں اور اس کی محبت اور خشیت دل میں پیدا ہو جائے - چنانچہ آپؐ لوگوں کو فرماتے تھے - کہ جس طرح دنیا کے بادشاہوں کا کہا مانے بغیر تم آرام سے نہیں رہتے تو اس قادر مطلق بادشاہوں کے بادشاہ کی نافرمانی پر تم کب سکھ پا سکتے ہو ؛

پھر قرآن شریف میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے ۔ کہ قل ان صلوتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العلمین ہ ترجمہ کہ کہ یقیناً میری نماز اور میری قربانی اور میری زندگی اور میری موت اللہ تعالیٰ رب العالمین کے لئے ہے ۔ اس آیت سے ہمیں پتہ لگتا ہے کہ آپ جو کچھ کرتے تھے خدا تعالیٰ کے حکم کے ماتحت اور اسی کے لئے کرتے تھے ؛

پھر خدا تعالیٰ قرآن شریف میں نماز کی تعریف اس طرح فرماتا ہے اقم الصلوٰۃ ان الصلوٰۃ تنھی عن الفحشاء والمنکر ولذکر اللہ اکبر فرماتا ہے قائم کرو نماز یقیناً نماز بے حیائی اور بُرے کاموں سے روکتی ہے اور اللہ کی یاد ذکر الٰہی بہت بڑی چیز ہے یعنی اسکو معمولی نہ سمجھو یہ بہت بڑی چیز ہے ؛

پھر رسول کریم صلعم نے نماز کو اسلام اور کفر کے درمیان نشانی قرار دیا ہے اور آپ نے فرمایا کہ نماز مومنوں کا معراج ہے ۔ پھر آپ نے جنگیں بھی کیں دینی و دنیوی بادشاہتیں بھی کیں ۔ غرضیکہ ہر طرح تنگی و فراخی میں زندگی بسر کی ۔ مگر کبھی نماز کو یعنی ذکر الٰہی کو نہ چھوڑا ۔ خواہ کیسی ہی خطرناک بیماری ہو خدا تعالیٰ کی یاد کو نہ بھلاتے تھے جس مرض میں آپ نے اس فانی دنیا کو چھوڑا اس مرض کا یہ حال تھا کہ بار بار آپ کو غش آجاتا تھا اُٹھ نہ سکتے تھے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو نماز پڑھانے کا حکم دیا ۔ بعد میں آپ نے مرض میں کچھ افاقہ محسوس کیا تو پھر آپ دو آدمیوں کے سہارے سے مسجد میں تشریف لے گئے آپ کو دیکھ کر حضرت ابو بکر رض نے ارادہ کیا کہ پیچھے ہٹ آئیں اس ارادہ کو معلوم کر کے رسول کریم نے حضرت ابو بکر رض کی طرف اشارہ فرمایا کہ اپنی جگہ پر رہو ۔ پھر آپ کو وہاں لایا گیا اور آپ حضرت ابو بکر رض کے پاس بیٹھ گئے ۔ تب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھنی شروع کی اور آپ کی نماز کے ساتھ حضرت ابو بکر رض نے نماز پڑھنی شروع کی اور باقی مسلمان حضرت ابو بکر رض کی نماز کی اتباع کرنے لگے ؛

یہ حالت آپ کے ذکر الٰہی اور نماز باجماعت کی ایک ایسی عظیم الشان مثال ہے ۔ جس کی مثال نہیں مل سکتی جس طرح خدا تعالیٰ کو نماز پسند ہے اسی طرح رسول کریم ؐ نے بھی نماز کو اپنی تعلیم اور عمل میں نہایت اعلیٰ درجہ پر رکھا ہے چنانچہ آپ فرماتے ہیں کہ مجھے دنیا میں تمام چیزوں سے زیادہ نماز پسند ہے ۔ نیز آپ نے فرمایا قرۃ عینی فی الصلوٰۃ کہ میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے حتیٰ کہ آپ نے نزع کی حالت میں فرمایا نماز نماز یعنی نماز کو توجہ اور خضوع خشوع کے ساتھ ادا کرو چنانچہ اس طرح آپ نماز کی تعلیم دیتے ہوئے اور عمل کرتے ہوئے فاعبد ربک حتیٰ یاتیک الیقین کی فرمانبرداری کرتے ہوئے اپنے معبود حقیقی سے جا ملے صلے اللہ علیہ وسلم ؛

دُعا

اب میں دُعا کرتی ہوں کہ خدا تعالیٰ ہم سب ۔ ۔ ۔ ۔ مسلمانوں کو اپنا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانبردار بنائے آمین ؛

خاکسار عاجزہ سیدہ محمودہ بیگم احمدی بنت سید غلام حسین صاحب احمدی ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ

قادر منزل منٹگمری

KHILAFAT LIBRARY

عیادتِ مریض

مومن کے فرائض میں سے ایک بہت بڑا فرض یہ بھی ہے کہ جب کوئی شخص خدانخواستہ بیمار ہو تو اس کی عیادت کی جائے اِس سے جہاں اپنے دل میں ہمدردی کا مادہ پیدا ہوتا ہے ا ور آپس کے تعلقات بڑھتے ہیں۔ وہاں دوسرے کے دل میں بھی محبت پیدا ہوتی ہے۔ حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ایک شخص مسلمان کا فرض ہے کہ وہ بیمار کی عیادت کرے۔ اور آپؐ نے فرمایا۔ کہ جب کوئی مسلمان مسلمان بھائی کی عیادت کرتا ہے تو وہ واپس لوٹنے تک بہشت کی میوہ خوری میں ہوتا ہے۔ نیز عیادت کرنے والے کے لئے ستّر ہزار فرشتے دُعا کرتے ہیں۔ یہانتک کہ وہ شام کرے اور اگر وہ پچھلے پہر عیادت کرے تو صبح تک اسکے لئے ملائکہ دعا کرتے رہتے ہیں۔ اسلئے یہ نہایت ضروری ہے۔ کہ بیمار کی عیادت کی جائے۔ صرف یہی نہیں۔ کہ احمدی ہو تو اس کی عیادت کی جائے بلکہ ہر ایک مذہب کے آدمی کی انسان کو عیادت کرنی چاہیئے۔ خواہ وہ ہندو ہو خواہ عیسائی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک یہودی کی عیادت کے لئے اسکے گھر تشریف لیگئے تھے۔ اس لئے ہر ایک بہن کا فرض ہے کہ اپنی بہن کی عیادت کو ضرور جائے ؂

پھر بیمار کی عیادت کرنا اس لئے بھی ضروری ہے کہ اس سے بیمار کی طبیعت خوش ہوتی ہے۔ اور اس کا مرض ہلکا ہوجاتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ بھی اس کام سے خوش ہوجاتا ہے جیسا کہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ قیامت کے دن خدا تعالیٰ فرمائیگا کہ اے ابن آدم میں بیمار تھا تو نے میری بیمار پرسی نہ کی وہ عرض کریگا اے میرے رب میں آپکی کیا بیمار پرسی کرتا۔ آپ تو سارے جہانوں کے رب ہیں۔ خدا تعالیٰ فرمائیگا کیا تجھے معلوم نہیں کہ میرا فلاں بندہ بیمار تھا تُو نے اسکی عیادت نہ کی اور اگر تُو اسکی عیادت کرتا تو مجھے تُو اسکے پاس پاتا۔ پس اس کام میں اگرچہ عیادت کرنیوالے کو معمولی سی تکلیف اُٹھانی پڑتی ہے۔ مگر اس معمولی سی تکلیف اُٹھانے کے بدلے خدا تعالیٰ خوش ہوجاتا ہے اور اس کا بندہ بھی۔ اس لئے ہر ایک بہن کو چاہیئے کہ ایسا کام کرنے سے پیچھے نہ رہے ؂

ایک ضروری ہدایت یہ ہے۔ کہ جسوقت کوئی بہن کسی بیمار بہن کی عیادت کے لئے جائے تو اسکی عیادت کرتے وقت اچھے الفاظ مُنہ سے نکالے نہ جو تکلیف کو بڑھائیں بلکہ ایسے الفاظ نکالے جو بیمار کی طبیعت کو خوش کریں اور اسکی تسلّی کا موجب ہوں کیونکہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کسی کی بیمار پرسی کیلئے جاتے تھے تو اسکے لئے دُعا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ اے خدا اسکی تکلیف کو دُور کر اسکو تندرستی عطا فرما لا باس طهور انشاء اللہ اسلئے ایسے الفاظ مُنہ سے نکالنے چاہیئیں جن سے بیمار کا فکر دُور ہو اور اسکو تسلّی ہو اور اسکی طبیعت خوش ہوجائے۔ پس ہر ایک بہن کا فرض ہے کہ بیمار کی عیادت کرے۔ اور اسکے سامنے خوش کُن الفاظ کہے جو اسکی تسلّی کا موجب ہوں۔ تکلیف دِہ نہ ہوں یعنی ایسے الفاظ نہ ہوں جو اسکی تکلیف اور تشویش کو بڑھائیں۔ خدا سے انسان کو ہر وقت یہی دُعا کرنی چاہیئے۔ کہ اے خدا تُو ہم کو ایسے کام کرنیکی توفیق عطا فرما کہ جس سے تُو بھی اور تیرے بندے بھی خوش ہوجائیں ؂

کیونکہ اسوقت بیمار کی طبیعت میں گھبراہٹ اور بے چینی اور فکر ہوتا ہے اسلئے ایسے الفاظ [illegible]

راقمہ آمنہ اہلیہ ماسٹر محمد اسحٰق صاحب

بی۔ ایس۔ سی۔ - قادیان

KHILAFAT LIBRARY

دُعا

معزز بہنو! اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں لوگوں سے فرماتا ہے ادعونی استجب لکم (پ ۲۴ ع ۱۱) یعنی مجھ سے دُعائیں مانگو میں انہیں قبول کرونگا۔ جب ہمارا خدا ہمیں قرآن شریف میں ایسا حکم دے رہا ہے تو ان لوگوں پر کسقدر افسوس ہے جو دُعائیں نہیں مانگتے۔ اور اللہ تعالیٰ سے غافل رہتے ہیں۔ دُعا ایک ایسی نعمت ہے جس سے انسان ہر طرح کے خدائی فضل حاصل کر سکتا ہے۔ حدیث شریف میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے الدعامخ العبادۃ یعنی دُعا عبادت کا مغز ہے جب ہم دُعا نہیں مانگتے تو ہم اس چھلکے کی مانند ہو جاتے ہیں جسکے اندر سے گودہ نکال پھینک دیا جاتا ہے۔ انسان کو اپنے رب سے تمام ضروریات مانگنی چاہئیں۔ یہانتک کہ اگر جوتی کا تسمہ بھی ٹوٹ جائے تو وہ بھی اپنے ربّ سے مانگے ؛

HILAFAT LIBRARY

ہمارے آقا حضرت مسیح موعود علیہ السّلام نے فرمایا ہے "دُعا کرو تا تمہیں طاقت ملے جو شخص دُعا کے وقت خدا کو ہر ایک چیز پر قادر نہیں سمجھتا بجز وعدہ کی مستثنیات کے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے" ہمیں چاہئیے کہ جب ہم اللہ تعالیٰ سے دُعا مانگیں تو اپنے دل میں یہ یقین رکھیں کہ ہمارا خدا ہر ایک چیز پر قادر ہے۔ تب ہماری دُعا قبول ہوگی۔ دُعا پورے تضرع اور عاجزی سے کی جائے۔

دُعا ہمیں بار بار کرنی چاہئیے نہ کہ ایک بار ؛

میں ایک واقعہ لکھتی ہوں کہ ایک بزرگ تھے۔ وہ ہر روز دُعا مانگتے تھے یہاں تک کہ پینتیس ۳۵ برس تک دُعائیں مانگتے رہے ایک دن ان کا ایک مرید ان کے پاس آیا رات کو وہ دُعائیں مانگتے رہے ان کو خدا تعالیٰ نے کہا کہ میں یہ تیری دُعا قبول نہیں کرونگا۔ تیسرے دن پھر وہ دُعا مانگنے لگے تو وہ ان کا مرید ان کو کہنے لگا کہ ہر روز خدا تعالیٰ آپ کے کہتا ہے کہ میں تمہاری دُعا نہیں سُنونگا آپ کیوں دُعا مانگتے ہیں اس بات پر وہ بزرگ بولے میں تو خدا تعالیٰ سے دُعا مانگتا ہی رہونگا خواہ خدا تعالیٰ قبول کرے یا نہ۔ اس بات پر خدا تعالیٰ انپر بہت خوش ہُوا اور انہیں الہام ہُوا کہ جتنی دُعائیں تُو نے تیس ۳۰ برس میں کی ہیں وہ سب میں نے قبول کر لیں۔ غرضیکہ ہمیں اللہ تعالیٰ سے نا امید نہیں ہونا چاہیئے اور اپنے دل میں یہ یقین رکھنا چاہیئے کہ ہماری دُعا خدا تعالیٰ ضرور قبول کریگا۔ میں اُمید کرتی ہوں کہ آپ بہنیں میرے اس مضمون کی طرف توجہ فرما کر اللہ تعالیٰ سے ہمیشہ دُعائیں مانگتی رہینگی ؛ والسّلام

رضیہ بیگم بنت بابو فخر الدین صاحب

قادیان۔ محلّہ دار الفضل

بے احتیاطی کا نتیجہ

کرنال ۲۳ر جنوری۔ کل ایک مالن کے لڑکی پیدا ہوئی۔ رات کو اُسکے پاس دو عورتیں اور ایک لڑکا بعمر ۱۴ سالہ ایک ہی کوٹھڑی میں سوئے۔ وہاں پر بوجہ سردی کے ایک انگیٹھی آگ کی رکھ لی۔ صبح ۷-۸ بجے تک جب کواڑ نہ کھلے تو گھر والوں نے آواز دی مگر کوئی جواب نہ ملا لیکن دھوآں نکلتا ہُوا دکھائی دیا۔ خطرہ محسوس کر کے بڑی مشکل سے بہت پھاڑی اور کواڑ توڑ کر دیکھا کہ ہر سہ مستورات اور لڑکا لڑکی مُردہ ہیں اور چارپائی اور بستر سے جلے ہوئے پڑے ہیں تھانہ میں اطلاع دی۔ تھانیدار صاحب فوراً وہاں پر گئے۔ جسکو دیکھ کر سب انسپکٹر صاحب بھی ایکدم رو پڑے۔ گویا جو آدمی اس نظارہ رقت انگیز کو دیکھتا تھا۔ ایک دم آنسو نکل پڑتے تھے ؛

جھُوٹ

جھُوٹ ایک ایسا خطرناک مرض ہے۔ جو تمام عیبوں میں مبتلا کرکے انسان کو تباہ و برباد کر دیتا ہے۔ جھُوٹ بولنا سب گناہوں سے بڑا گناہ ہے۔ اور اکثر گناہ ہیں۔ جن کی بنیاد جھُوٹ پر ہے۔ مثلاً ایک شخص جسکو جھُوٹ بولنے کی عادت ہے۔ وہ چوری کرتا ہے۔ شراب نوشی کرتا ہے۔ غرضکہ ہر ایک ناجائز فعل کا مرتکب ہوتا ہے۔ لیکن محض اس خیال سے کہ کسی کے دریافت کرنے پر جھوٹ بول کر نجات پالیگا - وہ بیدھڑک ہوکر ہر ایک کے رو برو جھوٹ بول دیتا ہے۔ اگر اسے جھُوٹ بولنے کی عادت نہ ہوتی۔ تو وہ ہرگز کسی ناجائز فعل کا مرتکب نہ ہوتا۔ اور اُسے خوف ہوتا۔ کہ اگر ناجائز کام کرونگا۔ تو مجھے حاکم یا سرپرست وغیرہ کے سامنے جھوٹ بولنا پڑیگا۔ پھر وہ اس ندامت کے خوف سے ہر ایک ناجائز فعل سے محفوظ رہنے کی سعی کرتا ۔

KHILAFAT LIBRARY

ایک سبق آموز قصہ

ایک شخص حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہُوا۔ اور عرض کی کہ یا رسول اللہ مجھے ایک ایسی بات بتائیں۔ جسپر مَیں عمل کروں۔ حالانکہ وہ شخص چوری کرتا تھا۔ شراب خور تھا۔ اور ناحق خون اور ظلم و ستم کیا کرتا تھا۔ آنحضرت ؐ نے فرمایا۔ کہ تُو جھوٹ بولنا چھوڑ دے۔ اُس نے کہا کہ یہ بالکل معمولی بات ہے۔ اور مَیں آج ہی سے عہد کرتا ہوں کہ آئندہ زندگی بھر جھُوٹ نہیں بولونگا۔ لیکن جب اُسکے شراب پینے کا وقت آیا۔ تو اس نے خیال کیا۔ کہ چونکہ شراب ایک بُری چیز ہے۔ اور اگر کوئی پوچھیگا۔ کہ تم نے شراب پی تھی۔ تو مَیں کس طرح انکار کرونگا۔ اسواسطے شراب بوجہ اسکے بُرے نتائج کے آئندہ نہ پیُونگا۔ اس طرح جھوٹ بولنے سے اسکی شراب نوشی چھوٹی - پھر اسکو چوری کا خیال ہُوا۔ مگر ساتھ ہی اسکے دل نے کہا۔ کہ جب کوئی دریافت کریگا۔ تو کیا جواب دونگا۔ اور اسی وجہ سے کہ جھُوٹ نہیں بولنا اس نے چوری کی بدعادت بھی چھوڑی۔ اسی طرح اس نے جھوٹ کے خوف سے سب ظلم و ستم اور ناجائز فعل کرنے ترک کیے۔ سو میری پیاری بہنوں۔ آپ خیال فرمائیں۔ کہ ایک جھوٹ کے ترک کرنے نے اُسکو کتنی آفتوں سے بچا لیا ۔

اور بعض خوشامدی اور لالچی لوگ عدالتوں میں جھوٹی شہادتیں دیتے ہیں۔ لیکن وہ اس بات سے بے خبر ہوتے ہیں۔ کہ بعد میں اس کا نتیجہ دین و دنیا کے لئے خطرناک ثابت ہوگا۔ جھوٹے انسان کو ہرگز کامیابی نہیں ہوسکتی۔ خداوند کریم اپنے پاک کلام میں فرماتا ہے۔ لعنت اللہ علی الکاذبین۔ یعنی جھوٹوں پر خدا کی لعنت یعنی وہ خدا کے فضلوں سے دُور ہو جاتا ہے۔ جھوٹے انسان پر خدا بھی خوش نہیں۔ اور جس پر خدا خوش نہ ہو۔ اُسے کسی صورت میں بھی نجات حاصل نہیں ہوسکتی۔ اور نہ ہی کسی امر میں کامیابی پا سکتا ہے ۔ جھوٹے انسان کا کوئی اعتبار نہیں کرتا۔ اور ہر کوئی اسے حقارت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ پس میری پیاری بہنو! جھوٹ خدا کو بھی پسند نہیں اور دنیا میں بھی اس سے زیادہ کوئی ندامت اور ذِلّت کا موجب نہیں ۔

جھُوٹ بولنے کی عادت اکثر عورتوں میں بہت زیادہ ہوتی ہے۔ اور وہ ہر ایک معمولی بات پر بھی جھُوٹ ہی

استعمال کرتی ہیں۔ اور یہ عادت ان کی عادتِ ثانیہ ہو جاتی ہے۔ یہاں تک کہ وہ ایسے جھوٹ کو جھوٹ ہی نہیں سمجھتیں لیکن اس کا انجام نہایت خطرناک ہوتا ہے۔ یعنی اگر کسی بہن کا بچہ روتا یا ضد کرتا ہو۔ اوّل تو اُسے ڈراؤنی چیزوں کے نام لیکر ڈراتی ہیں۔ جس کا اثر بچے کے قلب پر نہایت خطرناک پڑتا ہے۔ دیگر مٹھائی یا پیسہ وغیرہ کا لالچ دِلا کر اسے خاموش کرانا چاہتی ہیں۔ لیکن بعدہٗ اُس سے وعدہ پورا نہیں کرتیں۔ یہ بھی جھوٹ ہے۔ اور خطرناک جھوٹ ہے۔ اور اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ بچہ بھی جھوٹ بولنے کا عادی ہو جاتا ہے۔ علاوہ ازیں بچہ ڈھیٹ اور نڈر ہو جاتا ہے۔ اور وہ والدہ کی کسی بات کو بھی سنجیدگی کی نظر سے نہیں دیکھتا۔ جس کی وجہ سے والدہ کو بچہ کی نافرمانی کی وجہ سے ہر ایک کے سامنے شرمندگی اُٹھانی پڑتی ہے۔ لیکن بچوں کا قصور نہیں۔ ان کی ماؤں کی مہربانی ہے۔ بچے تو اپنی عادت پر مجبور ہوتے ہیں۔ بمثل مشہور ہے۔ کہ ہندوستان کی عورتیں بچوں کو دُودھ کے ساتھ جھوٹ پلاتی ہیں۔ اسی طرح بعض بچے ہر بات پر جھوٹ بولتے ہیں اور جھوٹی قسمیں اُٹھاتے ہیں۔ لیکن ان کی ماؤں کو چنداں پروا نہیں ہوتی۔ بجائے ان کے روکنے کے یہی کہتی ہیں۔ کہ ابھی نادان ہیں۔ بڑے ہو کر سمجھ جائینگے۔ لیکن یہ بڑی بھاری غلطی ہے۔ بچے کو جو عادت بچپن سے سکھائی جائے۔ وہی پڑتی ہے۔ اور جو مرض گھٹی میں بھر دیا جائے وہ کسی صورت دُور نہیں ہو سکتا۔

اسی طرح ہماری بعض بہنوں کی عادت ہے۔ کہ اگر کوئی چیز وغیرہ خریدیں تو بجائے اصل قیمت کے زیادہ قیمت ہی بتائینگی۔ بالفرض اگر کسی بہن نے دو روپیہ گز کے حساب کپڑا خریدا ہو۔ اور کسی بہن نے نرخ دریافت کیا تو تین روپیہ گز کے حساب بتایا۔ مگر اسی بہن کے گھر سے کسی نے اصل نرخ بتایا۔ اب ایک کپڑے کے دو نرخ بتائے گئے۔ اور ایک گھر میں دو زبانیں ہوئیں۔ اور کپڑے والی بہن کو شرمندہ ہونا پڑا اور آئندہ کے لئے اعتبار جاتا رہا۔ یہ عادت تو عورتوں میں بہت زیادہ پائی جاتی ہے۔ یہ نہیں کہ معمولی گھرانوں کی عورتوں میں یہ عادت ہے۔ نہیں بلکہ اعلیٰ گھرانوں کی تعلیم یافتہ بی بیوں میں بھی یہ مرض اکثر پایا جاتا ہے۔ ہم اکثر دیکھتے ہیں۔ اور تعجب کرتے ہیں کہ بہنیں خواہ مخواہ معمولی باتوں پر جھوٹ بول کر اپنے ایمان کو ضائع کرتی ہیں۔ اور خود ہی اپنے آپکو ہر ایک کی نظر میں حقیر کر دیتی ہیں۔ اے میری پیاری بہنو! جھوٹ بولنے سے ہماری شان دوبالا نہیں ہو سکتی۔ بلکہ کسرِ شان ہے۔ اور ذلّت اور ندامت کا باعث ہے۔ ہم کو چاہیئے کہ حتی الامکان جھوٹ بولنے سے نفرت کریں۔ تاکہ ہم ہر ایک عیب سے محفوظ رہ سکیں۔ اور دین و دنیا میں عزّت پائیں۔ دُعاگو ہوں۔ خداوند کریم ہم سب بہنوں کو قال اللہ اور قال الرسولؐ پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہماری روحانی اور جسمانی کمزوریوں کو دُور کرے۔ اور ہمیں علم و دین میں ترقی دے۔ آمین اللّٰھم آمین۔

طالبِ دُعا خاکسارہ بنت محمد شاہ صاحب از منٹگمری

ماں نے بچہ کے قتل کی ترغیب دی

الہ آباد ۳۱ جنوری۔ مسماۃ بسمتیا ایک مفلک بیوہ نے آزادی کے ساتھ بھیک مانگنے جانے کیلئے اپنی چار سال عمر کی لڑکی کو مار ڈالنے کی ترغیب دی۔ اسکا شریک جرم اُسکا گیارہ سال عمر کا لڑکا تھا جس نے ماں کے کہنے سے اپنی چھوٹی سی بہن کو ایک کنوئیں میں دھکیل دیا۔ سشن جج الہ آباد نے اس عورت کو حبس دوام کی سزا دی۔ اور ہائی کورٹ نے اسکا اپیل خارج کر دیا۔ لڑکا چھوڑ دیا گیا۔ کیونکہ یہ تجویز کیا گیا کہ اُسے عمر پختگی کو نہیں پہنچا تھا کہ وہ اپنے فعل کے نتیجہ کو سمجھ سکتا۔

ایاز کی فرمانبرداری

ایک دن محمود غزنوی بادشاہ دربار میں تشریف لایا۔ ایک موتی ہاتھ میں تھا۔ ایک وزیر کو دیکر کہا۔ کہ تیرے خیال میں یہ موتی کتنی قیمت کا ہوگا۔ اُس نے کہا۔ کہ صاحب مجھے تو یقین ہے۔ کہ اگر ہزاروں روپے ہوں۔ پھر بھی اس موتی کی قیمت پوری نہ ہو۔ بادشاہ نے حکم دیا۔ کہ اچھا توڑ دو۔ وزیر نے کہا۔ کہ بادشاہ کے خزانے سے ایک پیسہ کم ہوتا ہے۔ تو میرا دل پریشان ہوتا ہے۔ پھر ایسے موتی کو کیسے توڑ دوں۔ بادشاہ نے کہا۔ شاباش تم بہت خیر خواہ آدمی ہو۔ اور اچھا خلعت دیکر موتی اُس سے لے لیا؎

KHILAFAT LIBRARY

پھر کچھ دیر اور باتیں ہوئیں۔ پھر وہ موتی ایک دوسرے امیر کو دیکر کہا۔ کہ بولو یہ موتی کتنی قیمت کا ہوگا۔ اُس نے کہا۔ بادشاہ مہربان میرے خیال میں آدھی بادشاہی کی قیمت رکھتا ہوگا۔ بادشاہ نے فرمایا۔ کہ اچھا توڑ دو۔ اُس نے کہا۔ توبہ قربان جاؤں۔ ایسا موتی بھی کوئی توڑیگا۔ قیمت کا تو حساب ہی نہ کریں۔ لیکن ایسی خوبصورتی اور رنگ اور صفائی پھر کہاں پیدا ہوگی۔ بس مجھ سے کب ہو سکتا ہے۔ کہ اسے توڑوں اس کو تو خدا ساری عمر بادشاہ کے خزانے میں رکھے۔ بادشاہ نے اُسے بھی خلعت دیا۔ اور موتی لے لیا۔ اِسی طرح جس کسی کو دیتا۔ وہ اُسی طرح جواب دیتا؎

آخر ایاز کی باری آئی۔ ایاز کو بھی موتی دیکر کہا۔ کہ کہو یہ موتی کتنی قیمت رکھتا ہے۔ اُس نے کہا۔ میرے صاحب یہ تو سب کو معلوم ہے۔ کہ بہت بڑی قیمت رکھتا ہے۔ پھر میں کیا کہونگا۔ بادشاہ نے کہا۔ کہ توڑ دو۔ اُس نے جلدی سے دو پتھر اُٹھائے۔ ایک پر موتی رکھا۔ اور دوسرا اوپر سے مارا۔ اُس موتی کو ٹکڑے ٹکڑے اور ذرہ ذرہ اور چور چور کر دیا؎

جب یہ کام کر دیا۔ تو اُدھر امیروں وزیروں نے شور مچایا۔ سب نے کہا۔ کہ اتنی حماقت اور ایسی نادانی اور اس رنگ کی بے وقوفی اور اس شان کی بے باکی جتنی تُو نے کی۔ کوئی نہیں کریگا۔ ایک کہتا تھا۔ کہ مجھے خدا کی قسم اگر یہ کام کبھی کافر بھی کرے۔ دوسرا کہتا تھا۔ کہ میں قسم کھاتا ہوں۔ اگر یہ معاملہ کبھی دشمن کے ہاتھ سے بھی ہو۔ تیسرا کہتا تھا۔ اللہ کی قسم اگر پاگل بھی اس بات پر راضی ہو۔ ہر ایک نے اپنی فکر سے مناسب باتیں کیں۔ جب یہ تھک گئے۔ اور شور ذرا کم ہوا۔ تو ایاز نے کہا۔ کہ اے امیرو! اے سردارو! آپ کی عقل اور سمجھ اور ہوشیاری مانتا ہوں۔ اور اس کا پہلے ہی سے قائل ہوں۔ کہ یہ موتی توڑنے کے لائق نہ تھا۔ لیکن میں بُت پرست نہیں تھا۔ کہ پتھر سے محبت کرتا۔ اور اپنے مالک کی بات نہ مانتا۔ اگر سچ کہوں۔ تو موتی تم نے توڑا۔ کیونکہ بادشاہ کا حکم موتی سے ہزار درجے بہتر تھا۔ وہ تم نے رد کر دیا۔ بادشاہ ایاز سے بہت راضی ہوا۔ اور وزیروں پر ناراض ہوا۔ لیکن ایاز نے بہت منت سماجت کر کے بادشاہ سے اُن کے لئے امان مانگی۔ بادشاہ نے اُن کو بخش دیا۔ اور ایاز کو بہت عزت دی؎

(ترجمہ از پشتو) قانتہ بیگم پشاور چھاؤنی

شکر گذاری

(۱)

شکر گذاری ایک ایسا وصف ہے۔ جیسا کہ حافظہ دماغ کا۔ شکر گذار دل اس خوشبو کی ڈبیہ کی مانند ہے جس میں چیز کے چلے جانے کے بعد بھی خوشبو باقی رہتی ہے حضرت رسول خدا صلعم فرماتے ہیں: جو شخص اپنے کسی محسن کا شکریہ ادا نہیں کرتا۔ وہ خداوند تعالیٰ کا ناشکرا ہے۔

اگر تمھارے ساتھ کوئی بھلائی کرے۔ خواہ یہ بھلائی رُوحانی ہو یا جسمانی تو تمھارا پہلا فرض اس محسن کے حق میں یہ ہے۔ کہ فوراً دل سے اور خوش اخلاقی سے اس کا زبانی یا تحریری شکریہ ادا کرو۔ تمھارا دوسرا فرض یہ ہے۔ کہ خداوند تعالیٰ سے اسکے حق میں دُعا مانگو۔ کہ اسکو اس نیکی کا بدلہ دے۔ تیسرا فرض یہ ہے۔ کہ جب تمھیں خدا موقع اور توفیق دے۔ تو اس نیکی کے بدلے اسکے ساتھ احسان کر نیکی کی کوشش کرنی چاہیئے۔

والمیکی صاحب جو سنسکرت کے مشہور عالم گذرے ہیں۔ لکھتے ہیں۔ کہ ناشکرگذار آدمی کو کبھی نجات حاصل نہیں ہوتی۔

کوسلے صاحب فرماتے ہیں۔ کہ اس ناشکرگذار دنیا میں نیکی کرنے والے پر وہ شخص بھی حسد کرتا ہے جس کے ساتھ وہ بھلائی کرتا ہے۔ اور آج کل سب سے آسان اور کم خرچ فیشن یہ بن گیا ہے۔ کہ احسان کا اقرار کرنے کی بجائے اُس کے چھپانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ نہیں۔ بلکہ اُس سے بھی بدتر یہ ہے۔ کہ لوگ اپنے محسنوں اور مہربانوں کو نقصان اور ضرر پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں تاکہ اور لوگ سمجھیں کہ ہم کسی کے گرویدۂ احسان نہیں۔

ناشکر گذاری ناقابل معافی قصور ہے۔ کیونکہ ناشکرگذاری محسن کو رنج پہنچانے سے ایک گونہ احسان اور نیکی کے چشمے کو روک دیتی ہے۔

مَیں نے ایسے سخت دل انسان بھی دیکھے ہیں۔ جو بھلائی اور مہربانی کا عوض سرد مہری۔ بلکہ نامہربانی سے دیتے ہیں۔ وائے افسوس انسان کی ناشکرگذاری پر مجھے بسا اوقات رونا آتا ہے (واڈسورتھ) واقعی ناشکرگذاری ایسا شرمناک قصور تو ہے۔ کہ آجتک دنیا میں کوئی شخص ایسا نہیں ملا جس نے اس قصور کا اعتراف کیا ہو۔

شیخ سعدیؒ فرماتے ہیں۔ ظاہراً انسان ہی اشرف المخلوقات ہے۔ اور کُتّا ذلیل ترین مخلوقات۔ لیکن داناؤں کے نزدیک ناحق شناس انسان سے وفادار کُتّا بہت اچھا ہے۔

(۲)

عورت کے عمدہ اوصاف

پیشانی پر حیا۔ زبان پر شیرینی۔ ہاتھوں میں کام۔ دل میں پاکیزگی۔ عورت کا سب سے قیمتی زیور حیا ہے۔ عورت کو ہمیشہ اپنی طبیعت بشاش رکھنی چاہیئے۔ اپنے گھر کا انتظام نہایت خوبی سے کرنا چاہیئے۔ اور تمام اخراجات میں کفایت شعار ہونا چاہیئے۔ نیک عورتیں اپنے خاوند کی تابعدار اور اُن کی غیر حاضری میں اُن کی آبرو اور مال کی محافظ ہوتی ہیں۔

مردوں اور عورتوں کی تعلیم و ترقی قوم کی ترقی ہے۔

جس قسم کے بچے عورتیں اٹھائینگی۔ اسی قسم کی ساری قوم ہوگی۔ سب سے اعلیٰ تربیت یافتہ اور شائستہ ماں کی گود ہے۔ مثل مشہور ہے۔ جیسا بچہ ہو۔ ویسا انسان بنیگا۔ کیونکہ بچے ہی بڑے ہو کر آئندہ قوم کے ماں باپ بنتے ہیں۔ خواہ یہ بچے بُرے ہوں یا اچھے۔ اچھے بچوں سے اچھی قوم اور بُروں سے بُری قوم بنے گی۔ اچھے بچے بغیر اچھی ماؤں کے ناممکن ہیں اسی لئے لڑکیوں کی اصلاح اور تعلیم لڑکوں کی اصلاح ہے۔ جیسی مائیں ہونگی۔ ویسے بچے ویسی قوم۔ بیشک کامیابی دنیا و عقبیٰ ماں ہی کے قدموں میں ہے۔ عورتوں کو علم و اخلاق اور تربیت سے بے بہرہ رکھنا نصف بنی نوع انسان کو جہالت کی تاریکی میں رکھنا ہے۔ والسّلام

اصغری بیگم اہلیہ شیخ عبدالمالک صاحب امرتسر
کٹڑہ بھگیاں کوچہ کھجے زئیاں۔

حِلم

میری معزز بہنو! حلم ایک ایسا جوہر ہے۔ کہ جس سے ایک انسان حلیم انسان کا غلام بنجاتا ہے۔ اور خواہ مخواہ دل اسکی طرف رجوع کرتا ہے۔ اسلئے میں آپ بہنوں کو ایک واقعہ بتاتی ہوں۔ تاکہ ہم میں بھی حلم کا مادّہ پیدا ہو۔

واقعہ۔ ایک دفعہ سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی یہودی سے کچھ روپیہ قرض لیا۔ اور وعدہ کیا کہ فلاں تاریخ ادا کر دینگے۔ ابھی وعدے میں کچھ دن باقی تھے۔ کہ یہودی آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور سخت تقاضا کیا حضرتؐ نے نرمی سے جواب دیا۔ اور فرمایا وعدے پر روپیہ ادا کر دینگے اسوقت موجود نہیں۔ یہودی حضرتؐ کی نرمی دیکھکر اور بھی تیز ہوا۔ اور کہنے لگا معلوم ہوتا ہے۔ نادہندی کی رسم آپکے خاندان میں ہمیشہ سے چلی آئی ہے۔ یہودی کا یہ طعنہ سُنکر حضرت عمر رضی اللہ عنہ غیظ و غضب میں آگئے۔ اور یہودی کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا۔ اگر تو رسول خداؐ کی مجلس سے باہر ہوتا اور ایسے ناشائستہ الفاظ اپنی زبان سے نکالتا۔ تو میں بیشک تیرا سر تن سے جدا کر دیتا حضرت عمرؓ کی یہ گفتگو سُنکر پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے عمر مناسب یہ تھا کہ تم مجھے تو قرض ادا کرنے کیلئے کہتے اور یہودی کو نرمی سے تقاضا کرنے کو کہتے قرضخواہ کو جھڑکنا۔ اور برا بھلا کہنا مناسب نہیں اب بہتر یہ ہے کہ اس کا قرض ادا کر دو بلکہ کچھ زیادہ دے دو اس کی دلشکنی مناسب نہیں۔ حضرت عمرؓ نے تعمیل حکم کی اور یہودی کا قرض ادا کر دیا یہودی کے دل پر پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی بُردباری اور تحمل کا ایسا اثر ہوا کہ وہ فوراً مسلمان ہو گیا۔ میری معزز بہنو! آپکو معلوم ہو گیا ہوگا کہ حلم کا کیسا اچھا نتیجہ ہوا۔

اس پاک ہستی نے کسقدر تحمل دکھلایا۔ کہ وہ یہودی فوراً مسلمان ہو گیا۔ اور اپنی باتوں پر بہت پچھتایا اس لئے ہم کو بھی چاہیئے۔ کہ اگر ہم پر بھی کوئی ایسا وقت آجائے۔ تو ہم کو گھبرانا ہرگز نہیں چاہیئے۔ اور بڑے تحمل اور اطمینان سے اس وقت کو گذارنا چاہیئے۔

راقمہ عائشہ صدیقہ بنت شیخ عبدالرحیم صاحب
محلہ دارالرحمت۔ قادیان دارالامان

رسمیں

KHILAFAT LIBRARY

بہنوں پر بخوبی واضح ہو گا - کہ ان رسموں نے ہمیں گھر تک تباہ و برباد کر رکھا ہے - جدھر نظر اٹھاؤ - افلاس کا ہی رونا رویا جا رہا ہے - آخر یہ کیوں ؟ صرف انہیں فضول رسموں کی وجہ سے جو کہ ہم نے ہندوؤں کی دیکھا دیکھی - اپنے ہاں رائج کر لی ہیں - اور آج یہ معلوم ہوتا ہے - کہ گویا شروع سے ہی یعنی حضرت رسول کریم صلعم کے زمانے سے ہی یہ رسمیں جاری ہیں حالانکہ ایسا نہیں انہوں نے تو ایک حد تک ہمارے لئے سہولت کر دی - شادی و مرگ کے جلا ہلانہ مراسم ترک کر دیئے ؛

لڑکی کے جہیز کی طرف ہی دیکھئے - کہ ہم نے اسے اپنے لئے کس قدر وبالِ جان بنا رکھا ہے ، ہمارے پیشوا حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی پیاری بیٹی حضرت فاطمہ کو کس قدر سادہ اور معمولی جہیز دیا تھا - مگر ایک ہم ہیں - کہ نام و نمود پر مرے جا رہے ہیں - ہمارے ہاں شادی یا خوشی کی تقریب ایک پورے خاندان کی تباہی کا باعث بنجاتی ہے - امیر غریب سب ہی اس فکر میں ہیں کہ اپنی حیثیت سے کہیں بڑھ کر لڑکی کو جہیز دیں ، بیچارے غریبوں اور متوسط طبقے کے لوگوں کا تو کیا ہی کہنا بعض اوقات بڑے بڑے امیر اپنے سر قرض کا بوجھ چڑھا لیتے ہیں - صرف اسلئے کہ برادری میں ناک نہ کٹے - ہائے ناک تیرا ستیاناس ! تو نے کتنے گھروں کو افلاس کے ہاتھوں رنگ دیا ؛

بچے کے ختنے - عقیقہ - بسم اللہ کی تقریب پر بھی دل کھول کر روپیہ خرچ کیا جاتا ہے - وہی روپیہ جو کہ برسوں سے پائی پائی کر کے جمع کیا گیا تھا - آج دل کھول کر صرف کیا جا رہا ہے - گویا کہ اس سے زیادہ صرف کرنے کی جگہ انہیں کوئی نظر ہی نہیں آتی - افسوس کہ یہی روپیہ ہماری نادار و مفلس بہنوں کے کام آتا - اسی وجہ سے ہم مالی حالت میں سب سے بدتر ہیں - کاش ! کہ اب بھی ہم خوابِ غفلت سے بیدار ہو جائیں - اب بھی بہت وقت ہے - اگر صبح کا بھولا شام کو گھر آ جائے - تو اُسے بھولا نہیں کہنا چاہیئے ؛

مَیں ایک حد تک اسمیں اپنی بہنوں کو ملزم ٹھیراتی ہوں - کیونکہ بہ نسبت مردوں کے انہیں ناک کا زیادہ خیال ہوتا ہے ، وہ کہتی ہیں کہ اگر خدانخواستہ شادی بیاہ میں کسی بات کی کمی رہ گئی تو ساری عزت اور دولت پر خاک پڑ جائیگی - " جہاں سو وہاں اکہتر سو " مَیں اپنی بہنوں سے پُر زور اپیل کرتی ہوں کہ خدارا جہاں تک ہو سکے ان رسموں کے ترک کرنے کی کوشش کیجئے - انہوں نے ہی ہمیں زندہ درگور کر رکھا ہے - اگر امیر بہنیں ہمت کر کے ان رسموں کو ہٹا دیں تو غریب بہنوں کیلئے بہت کچھ سہولت ہو جائیگی - ذرا ہمت کا کام ہے - پہلے پہل لوگ ہر بات پر اعتراض کیا کرتے ہیں مگر آخر کار اسی پر کاربند ہو جاتے ہیں - کسی کے کہنے سننے کی پروا نہ کیجئے - آخر وہ خود ہی خاموش ہو جائینگے - غریب لوگ جبکہ دیکھتے ہیں - کہ بیٹی کو اپنی بساط سے زیادہ جہیز نہ دینے میں ذلت ہوتی ہے - تو ناچار وہ سودی قرض لینا ہی شروع کر دیتے ہیں - اور اپنی رسموں کو نباہتے ہیں - (کیونکہ امیر غریب ہر ایک اپنی سوسائٹی کا یکساں خیال رکھتا ہے) تھوڑی دیر تو واہ واہ ہر طرف ہو جاتی ہے - مگر آخر کار قرض کی بلا میں پھنس جاتے ہیں - اور جیتے جی اسمیں سے نکلنا دشوار

ہو جاتا ہے۔ یہاں پر اپنی بڑھیا ماما کا ذکر کرنا غیر موزوں نہ ہوگا اگر کسی بہن کو ناگوار گزرے تو معاف فرمائیں ٭

ایک روز صبح کا وقت تھا۔ ہماری ماما خوشی خوشی سب کام انجام دے رہی تھی۔ اور ساتھ ہی چکنی چپڑی باتیں بھی کر رہی تھی۔ میں اسکی اس غیر معمولی خوش مزاجی پر دل ہی دل میں خیال کر رہی تھی کہ آخر یہ کیا ماجرا ہے (کیونکہ صبح کیوقت اس کا مزاج گرم ہوتا ہے) میں ابھی اس نتیجہ پر نہیں پہنچی تھی کہ مجھے آواز دی "بیٹا" میں اسکی آواز سے چونک پڑی۔ بڑی بی۔ بیٹا مجھے تم پر امید ہے کہ تم میری درخواست رد نہ کرو گی۔ تم ہمیشہ میری مدد کرتی رہتی ہو۔ میں۔ بڑی بی۔ بتاؤ تو سہی یہ اسقدر اصرار کیوں ہو رہا ہے۔ بڑی بی۔ رات سے میری بیٹی داماد اور اسکے سسرال والے میرے ہاں آئے ہوئے ہیں۔ انکی خاطر تواضع کرنے کو دمڑی پاس نہیں۔ پہلی دفعہ بیٹی چلہ نہا کر میرے ہاں آئی ہے۔ بچہ کیلئے دو جوڑے کپڑے چاہئیں اور ساتھ ہی لڑکی کی ساس کو کچھ مٹھائی لیکر دینی ہے جو کہ وہ اپنے گھر جا کر بانٹیگی۔ اسی سوچ میں ہوں کہ کہاں سے روپے لاؤں۔ اگر نہیں دیتی تو مجھے رسوا ہونا پڑتا ہے۔ مہربانی فرما کر بیگم صاحبہ سے کہہ کر مجھے دو ماہ کی پیشگی تنخواہ دلوا دو مشکور ہونگی۔ خدا سرکار کا بھلا کرے انہیں کے دم سے ہم غریب پڑے ہیں۔ میں۔ ہمیں دینے میں تو کچھ عذر نہیں۔ اگر امی جی نہ دینگی تو میں اپنے پاس سے دیدونگی مگر یہ تو بتاؤ کہ پیچھے تو تم بیٹی کی رخصت پر خرچ کر دو گی۔ اور دو ماہ کیسے گذر کرو گی۔ ان فضول باتوں کو جانے دو اور میری صلاح مانو تو بیٹی کو دو ایک روپے دیکر پیچھا چھڑاؤ۔ بڑی بی۔ توبہ بیٹی نوج بھلا میں ایسا کروں مجھے خود فاقہ رہنا منظور مگر بیٹی کو طعنہ سہنے کا موقع نہ دونگی۔ ساس تو دن میں اٹھتے بیٹھتے بچی کا کلیجہ چھلنی کر دینگی۔ ایسی ذلت مجھ سے نہیں سہی جاتی۔ اگر آپ نہیں دے سکتیں تو خیر میں اپنے ہاتھوں کی چوڑیاں اور برتن گروی رکھ کر کام چلا لونگی۔ مجھے اسکی اس تیز مزاجی اور ہٹ پر غصہ تو بہت آیا مگر پھر دل میں خیال کیا کہ اس "ناک" کا تو ہر ایک کو خیال ہے۔ میں نے اسکی دو ماہ کی تنخواہ حوالے کی اور دل ہی دل میں اپنی حالت پر کف افسوس ملتی رہ گئی ٭

KHILAFAT LIBRARY

بہنو! ان فضول رسموں کو چھوڑیئے اور دین و دنیا کی فلاح حاصل کیجئے۔ خدا ہماری آنکھوں سے پردہ غفلت دور کرے اور ہمیں راہ راست پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین ٭

خاکسار آر۔ ایس۔ مس عبدالغنی خاں (علیگڑھ)

ایک مشنری عورت قتل کر دی گئی

کیا ہما (کینیا) کے عیسائی مرکز میں جو آبادی سے دور واقع ہے۔ آدھی رات کے وقت ایک امریکن عورت مشنری کو زدوکوب اور قتل کیا گیا۔ مقتولہ مس ہلڈا اسٹمپ ۶۲ سال کی ایک امریکن عورت تھی۔ وہ عمارت کے اس حصے سے کہ جس میں لوگوں کی بودوباش تھی دو سو گز سے بھی زیادہ فاصلہ پر رہتی تھی۔ ایک بچہ نے جو صبح اس کی چائے لیکر اندر گیا تھا۔ اسے بستر پر مردہ پایا۔ قاتلوں کی سرگرمی تلاش کی جا رہی ہے۔ مگر ابھی تک کوئی گرفتاریاں عمل میں نہیں آئیں۔ اس نواح میں چند سال ہوئے ایک اور انگریز عورت پر ایسا ہی حملہ کیا گیا تھا۔ جس کے لئے مجرموں کو سزائے موت دی گئی ٭

لجنہ اماء اللہ منٹگمری

حضرت صوفی غلام محمد صاحب بی۔ اے سابق مبلغ ماریشس نے ۲۶ر جنوری بروز اتوار غریب خانہ پر لجنہ اماء اللہ منٹگمری کے جلسے میں جس میں غیر احمدی مستورات بھی شامل تھیں جس کا میں ممبرات لجنہ کی طرف سے شکریہ ادا کرتی ہوں۔ نیز صوفی صاحب موصوف نے ۲۷ر جنوری بعد نماز مغرب و عشاء اپنی صاحبزادی کے مکان پر مردوں اور عورتوں میں وعظ فرمایا اور احمدی بھائیوں کو بھی لجنہ اماء اللہ منٹگمری کی طرح پندرہ روزہ جلسہ کرنیکی تحریک فرما گئے ہیں۔ خدا تعالیٰ کرے کہ یہ انکی تجویز عملی رنگ اختیار کرے۔

والسلام خاکسار عاجزہ زکیہ محمودہ بیگم احمدی سکرٹری لجنہ اماء اللہ منٹگمری۔ قادر منزل

لجنہ اماء اللہ دہلی

الحمد للہ ہمارا ماہواری جلسہ خدا کے فضل و کرم سے اچھی رونق کے ساتھ ۱۹ر جنوری ۳ بجے ہوا۔ مستورات کافی تعداد میں تھیں جن میں کچھ بہنیں غیر احمدی بھی شامل تھیں۔ تلاوت قرآن شریف کی اہلیہ نذیر احمد صاحب نے کی پھر اسکے بعد اہلیہ شہاب الدین صاحب نے نظم سُنائی پھر اہلیہ نذیر احمد صاحب نے اپنا مضمون سنایا کہ احمدی ہونے کے بعد ہمارے کیا فرض ہیں اسکے بعد اس عاجزہ نے اللہ تعالیٰ کی خشیت پر مضمون سُنایا پھر چند ہدایتیں لجنہ کے متعلق کہیں اسکے بعد جناب ڈاکٹر شمس الدین صاحب کی اہلیہ نے الحمد شریف کی تفسیر کی اسپر انکا مضمون تھا۔ پھر اسکے بعد اہلیہ کرامت اللہ صاحب نے اپنا مضمون سُنایا کہ علم کیا چیز ہے پھر پریذیڈنٹ صاحبہ نے اپنا مضمون سُنایا اسمیں یہ سمجھایا کہ قرآن شریف تدبر سے پڑھو اور علم دین حاصل کرنیکی کوشش کرو تاکہ تم تبلیغی کام میں حصہ لے سکو پھر جناب ماسٹر محمد احسان صاحب نے سورۃ فاتحہ سے صداقت مسیح موعودؑ ثابت کی اور بہت سی مفید باتیں بتائیں۔ پھر چندہ جمع ہوا اور جلسہ برخاست ہوا۔ والسلام خضر سلطان جائنٹ سیکرٹری از دہلی

لجنہ اماء اللہ سیالکوٹ

سالانہ رپورٹ کا اختصار کرتے ہوئے اہلیہ میاں محمد شریف صاحب ای۔ اے۔ سی کا ذکر خیر رہ گیا تھا موصوفہ نے لجنہ سیالکوٹ کے کاموں میں ہمیشہ گہری دلچسپی لی۔ اور جب ان کے میاں کی تبدیلی ہوئی تو لجنہ نے بصد حسرت انہیں رخصت کیا اور موصوفہ نے علاوہ اپنے چندے کے ۵ روپے سکول کو بھیجے اور اپنے مخلصانہ تعلق کا ثبوت دیا۔

رپورٹ امۃ الحی لائبریری

KHILAFAT LIBRARY

میں اس مختصر اور قلیل فرصت میں آپکے سامنے امۃ الحی لائبریری کی رپورٹ پیش کرنا چاہتی ہوں۔ مرکزی لجنہ اماء اللہ قادیان نے اپنی نہایت لائق اور قابل صد فخر سکرٹری سیدہ امۃ الحی بنت حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ و حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی وفات حسرت آیات پر ان کی علم دوستی اور شوق مطالعہ کو ملحوظ رکھتے ہوئے مرحومہ کی یادگار میں ایک لائبریری کے قیام کا فیصلہ کیا یہ تجویز سنہ ۱۹۲۴ء میں ہوئی۔ اور سنہ ۱۹۲۵ء میں محترمہ ام داؤد صاحبہ نے لجنہ کے اجلاس میں یہ تحریک پیش کی۔ کہ اس تحریک کو عملی جامہ پہنانے کے لئے ایک مہتمم کا تقرر ضروری ہے۔ چنانچہ یہ کام مجھے تفویض کیا گیا۔ حضرت ام المومنین کی خدمت میں کتابیں رکھنے کے لئے ایک الماری عطا

کرنے کی درخواست کی گئی۔ آپ نے ہماری درخواست پر توجہ مبذول فرما کر ایک الماری مرحمت فرمائی۔ اسکے بعد لجنہ کے اجلاس منعقدہ ۳۰ اکتوبر ۱۹۲۶ء میں یہ ریزولیوشن پاس کیا گیا کہ لائبریری کے لئے اسکے جمع شدہ فنڈ میں سے کتب خریدی جائیں۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی علیہ السلام کی خدمت میں یہ گذارش کی گئی کہ اس کے لئے کوئی مکان عنایت فرمائیں حضور نے کمال مہربانی اور شفقت سے گول کمرہ عطا فرمایا۔ ان تمام تجاویز اور کوششوں اور انتظامات کے بعد ۱۶ ستمبر ۱۹۲۷ء کو لائبریری کا افتتاح کر دیا گیا۔ اور عام اعلان کے ذریعہ سب بہنوں کو دعوت دی گئی کہ وہ لائبریری میں آ کر مطالعہ کیا کریں اور اس کی ممبر بنیں۔ ابتداء میں دو سو روپیہ کی کتب خریدی گئیں۔ اسکے علاوہ اس لائبریری کے افتتاح پر حضرت خلیفۃ المسیح حضرت ام المؤمنین اور باقی افراد خاندان نبوت اور بعض دوسرے وہ لوگ جن کا مرحومہ سے گہرا تعلق تھا انہوں نے کتابیں دیں جن کے لئے ہم ان تمام کی نہایت ہی شکر گذار ہیں۔ لائبریری فنڈ میں اسوقت تک چھ سو روپیہ جمع ہوا ہے جس میں سے ایک سو پچیس کی تین الماریاں بنوائی گئی ہیں اور حضرت ام المؤمنین کی مستعار الماری انہیں شکریہ کے ساتھ واپس کر دی گئی۔ باقی ساڑھے چار سو میں مختلف علوم مثلاً تفسیر حدیث۔ فقہ۔ سیرۃ۔ عقائد و کلام۔ تصوف اور ادب اردو وغیرہ کی کتابوں کا ایک گرانقدر ذخیرہ جمع کیا گیا کتابوں کی کل تعداد کم و بیش سات سو ہے اور اللہ تعالیٰ کا شکر ہے آج ہم صحیح معنوں میں اس لائبریری کو لائبریری کہہ سکتی ہیں۔ لائبریری کی اس مختصر تاریخ سرگذشت اور تعارف کرانے کے بعد میں اپنی سب بہنوں سے درخواست کرونگی کہ وہ اسکو ترقی دینے کی طرف توجہ فرمائیں۔ کیونکہ لائبریری کا استحکام ہماری علمی حیات کی بقاء کیلئے از بس ضروری اور لابدی ہے اور لجنہ اماء اللہ نے اسے قائم کر کے ایک نہایت قابل قدر خدمت سرانجام دی ہے اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس لائبریری کو ہمارے دینی و دنیوی ترقیات کا موجب بنائے آمین ÷ ام طاہر

نعت

محمد محمد ہمارا محمد

ہمیں جان سے ہے پیارا محمد
درود اُس پہ بھیجو مری پیاری بہنو!
وہی ہے ہمارا سہارا محمد
دل و جان اُس پر ہے قربان میرا
وہی ہے ہمارا دُلارا محمد
قمر ہے جو تو اوج پر ہے چمکتا
تُو ہی ہے خدا کا پیارا محمد
مجھے خوفِ محشر بہت ہے ستاتا
سہارا مگر ہے تمہارا محمد
مجھے ہے یہ تسکیں کہ ہوگا تو حامی
ترا ہی چلے گا اشارا محمد
چھڑا لینا مجھ کو بھی بارِ الم سے
کرے عرض یہ خاکسارہ محمد
ہے سلطانہ کی یہ دعا میرے پیارے
کرلیں مان تجھ کو نصارا محمد

مرسلہ خاکسار محمودہ سلطانہ بنت شیخ مشتاق حسین صاحب گورنمنٹ کنٹریکٹر۔ گوجرانوالہ

KHILAFAT LIBRARY

اپنے مولیٰ سے

الٰہی قوم مسلم تیرے حبیب کی امت جس نے تیری توحید کا پرچم دنیا میں گاڑا - جو تیری محبت میں خود فراموش - تیرے ہر ادنیٰ و اعلیٰ مخلوق کے لئے پیکر رحم و محبت تھا - صنعتِ محبوب میں وہ جمال محبوب پاتا - جو تیری محبت میں گداز اور تیری یاد سے زندہ تھا - جس کی راتیں تیری عبادت اور دن تیری مخلوق کے لئے وقف تھا جس نے دنیا کو معشوق ازلی کا پتہ دیا - اور اپنے عشق سے اک دنیا کو گرما دیا - تیرے نام کا ڈنکا تیری الفت کا جام پلا کر پتھروں سے چشمے اور چشموں سے دنیا کو سیراب کر دیا گلزار دنیا پھولا اور پھلا - بادل اسیر نثار ہوئے - شبنم نے موتی بکھا دیئے - نہریں اسکے قدموں میں لوٹیں - چاند نے اس کے غنچوں کو گدگدایا - پرندوں نے نغمے گائے - نسیم صبح نے اٹکھیلیاں کیں - اور تیرے وفا شعار مالی کی حسنِ تدبیر کی داد دی - تو نے اسکی وہ بہار بھی دیکھی اور قدر دانی سے دیکھی - داد پر داد اور انعام پر انعام دیئے - اے خدائے بصیر دیکھ آج اسکی امت کی خستہ حالی بھی دیکھ - چمنِ اسلام میں آگ لگ رہی ہے - پھول راکھ ہو گئے ہیں - اور خارِ خوں آشام تیری وحدت کے گیت گانے والے - تیری الفت میں نغمہ سرا مٹے جا رہے ہیں - کوئی دم میں اس چمن کی خاک اڑ جانیکو ہے - اور تیرے عاشقِ کامل کی یادگار مٹ جانے کو - جس کے ساتھ تیری توحید کا پرچم اکھڑ جائیگا - ہاں! تب تیری غیرت جوش میں آئیگی - اور دنیا کو اک انقلاب دکھائیگی - دکھا! دکھا اے قدرت والے دکھا - اے طاقت والے دکھا - اس باغ کو اجڑنے سے پہلے - اس کے ذرات کو اڑنے سے اوّل اپنی حفاظت میں لے لے - اپنے عاشق کے عشق کی لاج رکھ لے - اس کی امت کو وہی جام الفت پلا دے - وہ تیرا ہو کر دنیا کو پھر نعرہ توحید سے بیدار کر دے - وہ تیرے حسن سے شناسا - تیری رحمت و الفت کا مظہر ہو کر پھر دنیا کو جام وحدت پلا دے - بارانِ الفت سے تپش حسد کو بجھا دے - رحمت و محبت سے چمنِ حیات کو آبیاری کرے - گل ہائے احسان و مروت سے حسن گلزار ہو - اور ثمر ہائے مراد سے دامن بھرے - مادہ پرست دیکھ لیں - معشوق ازلی کے عاشق کامل کی زندہ و جاوید کامیابیوں کو دیکھ لیں - اور معشوق ازلی کی قدردانیاں انہیں شرمساری کے ساتھ سرنگوں کر دیں ❊

سیدہ فضیلت سیالکوٹ

شربت فولاد

شربت فولاد :- جو کہ فولاد - گجلا - سنکھیا - اور دیگر بہت سی ادویہ کا ایک لذیذ اور خوشگوار شربت ہے -

شربت فولاد :- عورتوں کی خاص بیماریوں مثلاً عام کمزوری رنگ کا زرد پڑ جانا اور ہسٹیریا کے لئے ازحد مفید ہے -

شربت فولاد :- مرض اٹھرا کا بہت بڑا دشمن ہے -

شربت فولاد :- ایام حمل میں استعمال کرنے سے بچہ تندرست اور مضبوط پیدا ہوتا ہے

شربت فولاد :- کے میٹھا ہونے سے ہر ایک عورت شوق سے استعمال کرتی ہے -

شربت فولاد :- کا ایک چھوٹا چمچہ دن میں تین مرتبہ بعد غذا استعمال کریں -

شربت فولاد :- کی ساٹھ خوراکوں کی قیمت صرف تین روپے محصول ڈاک ۸/

تیار کردہ

فیضِ عام میڈیکل ہال قادیان پنجاب